بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رول نمبر (ہندسوں میں): 313435

رول نمبر (لفظوں میں): تین لاکھ تیرہ ہزار چار سو پینتیس

کاپی نمبر 3226

شعبہ امتحانات تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان (رجسٹرڈ)

جوابی پرچہ امتحان سالانہ/ضمنی 143ھ/ 2019ء

شہادۃ العالمیۃ فی العلوم العربیۃ والاسلامیۃ (ایم اے عربی و اسلامیات)

(طلباء) (سال دوم)

پرچہ نمبر: دوم عنوان: حدیث و اصول حدیث

تاریخ: 31-03-2019 دستخط ناظمہ مرکز امتحان/معاونہ کمرۂ امتحان

شہادۃ العالمیۃ فی العلوم العربیۃ والاسلامیۃ (ایم اے عربی و اسلامیات)

(طلباء) (سال دوم)

پرچہ نمبر: 2 عنوان: حدیث و اصول حدیث

سوال نمبر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	میزان
حاصل کردہ نمبرات											

نام ممتحن .... دستخط ممتحن ....

پرچہ سالانہ 2018 حدیث و اصول حدیث

سوال نمبر 1

جز 1

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. جس نے ہم جیسی نماز پڑھی. اور ہمارے قبلہ کی طرف نماز میں منہ کیا اور ہمارے ذبح شدہ جانور کو کھایا پس وہ وہ مسلمان ہے جسکی اللہ اور اسکے رسول نے ذمہ داری لی ہے لہذا تم اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری اور پناہ میں خیانت نہ کرو.

جز 2

حدیث میں نماز وغیرہ کو اسلام کی علامت قرار دینے کی وجہ:

ان چیزوں کو اسلام کی علامت اس لیے قرار دیا گیا. کیونکہ یہ سارے کام وہی کرتا ہے جو موحد ہو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا معترف ہو اور پورے دین کو ورنہ ظاہر ہے کہ یہ وہ شعائر اسلامی ہیں جنہیں اسلام کی بنیاد قرار دیا گیا اور بنیاد وہی شئے ہوتی ہے جو روح رواں ہو. پوری عمارت اسی کے ساتھ مربوط ہو.

جز 3

مذکورہ حدیث میں شہادتین کو ذکر نہ کرنے کی وجہ:

شہادتین نماز میں اور استقبال قبلہ میں آگئے اور یہ سارے کام مسلمان ہی کرتا ہے کسی غیر مسلم کو آج تک کعبے کا طواف کرتے اور نماز پڑھتے نہیں دیکھا گیا.

خطِ کشیدہ کی وضاحت:

یہ اخفار سے ہے خفر کا معنی ہوتا ہے

عہد کرنا جب باب افعال پہ آیا تو ہمزے نے سلب ماخذ کا

فائدہ دیا اب معنی ہوگا عہد توڑنا۔ تو یہ معنی باب افعال

سے پیدا ہو رہا ہے۔

تشریح: فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ:

اس ٹکڑے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ سلوک

نہ کرو جو اس کے ساتھ کرتے ہو جسکی امانت کی پاسداری نہیں کرتے

یعنی جسکو اللہ تعالیٰ نے امان دی ہے تم اس کے ساتھ زیادتی

نہ کرو کہ کہیں رب کی امان میں خلل نہ آئے۔

سوال نمبر 2

جز 1

ترجمہ حدیث:

1 زانی ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا

چور ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا۔ شرابی ایمان

کی حالت میں شراب نہیں پیتا۔

2: تین کام ایمان کی جڑ ہیں کلمہ گو سے رک جانا۔ اسکو

کسی گناہ کی وجہ سے کافر مت کہے۔ اسکو دائرہ اسلام

سے کسی عمل کی وجہ سے خارج مت کرے۔

جز 2

احادیث میں واقع ہونے والا تعارض اور معتزلہ کا رد:

دونوں احادیث میں تعارض اسطرح ہے کہ پہلی روایت میں

گناہ کے سبب ایمان کی نفی کی گئی جبکہ دوسری روایت

میں اس کے برعکس حکم ثابت کیا گیا کہ گناہ کرنے سے

مسلمان کافر نہیں ہوتا۔

ظاہر حدیث:

ظاہر حدیث یہ بتا رہی ہے کہ گناہ کرنے سے آدمی مسلمان نہیں رہتا۔ بعض بزرگوں نے اسی ظاہری معنی کو لیا ہے۔

1۔ شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ:

نے فرمایا جب تک

حقیقۃ

مصروفِ گناہ ہے ایمان حقیقۃ نکل جاتا ہے لیکن وہ ایمان سائبان بنکر اس پر سایہ کرتا ہے تاکہ اس پر اللہ کا عذاب نہ آئے تو گویا ایمان نے نکل کر اسکی حفاظت کی اور اپنا حق ادا کیا تو یہ ایمان کی کمال وفاداری ہے۔

2۔ امام بخاری علیہ الرحمہ

دوسرا جواب امام بخاری نے دیا کہ ایمان کے نکلنے سے مراد یہ ہے کہ وہ کامل مومن نہیں رہتا۔ یعنی ایمان کے ذوق اور اسکی حلاوت سے خالی ہو جاتا ہے ورنہ یہ غلط کام ہی نہ کرتا۔

3۔ حدیث اس پر قطعاً دلالت نہیں کرتی کہ ایمان ہمیشہ کے لیے نکل جاتا ہے اور واپس نہیں آتا جیسے معتزلہ اسی کے قائل ہیں کہ ایمان نکل جاتا ہے اور پھر واپس نہیں آتا۔

سوال نمبر 3

جز 1

ترجمہ حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریب ہے کہ لوگ اونٹوں کے جگروں کو پگھلا دیں گے (سفر کریں گے) نہیں علم طلب کرنے کے لیے نہیں پائیں گے کوئی بڑا عالم مدینہ پاک کے عالم سے۔

ان یقرب الناس کی ترکیب:

یہ یوشک کا اسم ہے۔

جز ۲

عالم مدینہ سے مراد:

1 امام ترمذی نے اپنی جامع میں سفیان
بن عیینہ کا قول نقل کیا کہ مراد عالم مدینہ سے امام مالک ہیں
امام عبدالرزاق نے بھی یہی کہا ہے۔
ترمذی ہی سے اسکے معارض بھی ایک قول ہے کہ مراد عالم مدینہ سے مراد
عبدالعزیز بن عبداللہ عمری ہیں:

2 شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ:
نے بڑی لمبی بحث کی جسکا خلاصہ
یہ ہے کہ جو ترمذی میں نقل کیا گیا وہ سہو ہے اور مراد ان کے بھائی
عبیداللہ ہیں شیخ نے مختلف حوالوں سے ثابت کیا کہ عبداللہ غیر ثقہ تھے۔
لہذا مراد انکے بھائی ہیں۔

آخری تحقیق:

شیخ نے جو آخری تحقیق پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ اس
حدیث کا ظہور قرب قیامت ہوگا اور روئے زمین پر کوئی عالم
مدینہ پاک کے عالم سے بڑا [illegible] ہوگا۔ شیخ کی یہ تحقیق شاید
قرین قیاس [illegible]

سوال نمبر ۲

جز ۱ ترجمہ حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک یہودی بچہ
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا وہ بیمار ہوگیا نبی پاک
اسکے پاس عیادت کے لیے تشریف لے گئے آپ اس کے سرہانے بیٹھ
گئے آپ نے اس سے فرمایا اسلام لے آ بچے نے باپ کی طرف دیکھا
وہ بھی اس بچے کے ساتھ بیٹھا تھا باپ نے کہا ابوالقاسم کی بات
مان تو وہ بچہ مسلمان ہوگیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف
لے گئے یہ کہتے ہوئے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے بچے
کو دوزخ کی آگ سے بچا لیا۔

مذکورہ بچے کا نام:

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے فرمایا مجھے کسی
طریق سے اس بچے کا نام معلوم نہیں ہوسکا
بعض علماء نے کہا اس بچے کا نام عبدالقدوس تھا۔
تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ یہ بچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو وضو
کا پانی پیش کرتا اور آپ کے جوتے مبارک اٹھاتا یہی اسکی خدمت
تھی۔

جز ب

فاسق اور مجوسی کی عیادت کرنے کے بارے حکم:

ان دونوں کی
عیادت کرنا جائز ہے صحیح یہی ہے۔

اصول حدیث سالانہ 2018

سوال نمبر ۲

جز ۱ حدیث مرسل:

ما سقط من آخر اسنادہ راو بعد التابعی

جس کی سند کے آخر سے تابعی کے بعد والا راوی گرا ہوا ہو۔
یعنی تابعی صحابی کا نام لیے بغیر حدیث کی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف نسبت کرے۔

مرسل حکم کے بارے میں اقوال:

مختلف قول ہیں:

1. ضعیف ہے مردود ہے اکثر محدثین کا مذہب یہی ہے۔
2. ائمہ ثلاثہ (امام اعظم ابو حنیفہ۔ امام مالک، امام احمد) اور علماء کی ایک
اور جماعت اس طرف گئی ہے کہ حدیث مرسل صحیح ہے حسن ہے
لیکن شرط یہ کہ ارسال کرنے والا ثقہ ہو اور ثقہ ہی سے روایت کرے۔
3. حدیث کو قبول کیا جائے گا مگر چند شرائط کے ساتھ۔

1. مرسل کبار تابعین میں سے ہو۔
2. اگر اس کا نام لے جس سے ارسال کیا تو وہ ثقہ ہو۔
3. دوسرے حفاظ جب اس کے ساتھ ملکر روایت کریں تو انکی مخالفت نہ کرے۔
4. یہی مرسل دوسرے طریق سے مسند بھی آئی ہو یہ امام شافعی کا مذہب ہے۔

جز ۲

وجوہ طعن:

پانچ ہیں،

1. فرط غفلت
2. غلطی بہت کرنا
3. ثقات کی مخالفت کرنا
4. وہم کرنا
5. حافظہ کمزور ہونا

جز سے

صحاح ستہ اور ان کے مصنفین:

	کتب	مصنفین
1	بخاری	ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری
2	مسلم	ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری
3	ترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی
4	ابوداؤد	ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی
5	نسائی	ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی
6	ابن ماجہ	ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی

پرچہ حدیث و اصول حدیث ضمنی 2018ء

سوال نمبر 1

جز الف:

ترجمہ حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ وہ کون سے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا جادو کرنا اس جان کو قتل کرنا جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حق کے علاوہ حرام فرمایا سود کھانا یتیموں کا مال کھانا اور جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر چلے جانا اور مومن غافل عورتوں پر بہتان لگانا۔

خط کشیدہ الفاظ:

اجتنبوا:

یہ باب افتعال سے ہے اصل مادہ جنب ہے اسکا معنی ہے دوری یہاں مراد الگ تھلگ ہونا ہے۔

موبقات:

یہ اسم فاعل ہے اصل مادہ وبق ہے مثال واوی ہے اسکا معنی ہے ہلاک ہونا باب افعال میں متعدی استعمال ہوا۔

سحر:

انتہائی باریک اور مخفی چیز کو کہتے ہیں عام اصطلاح میں اسکا معنی جادو

تولی:

یہ لفیف مفروق ہے معنی ہے پیٹھ پھیرنا اسکا مطلب یہ ہے کہ جنگ کے دن مسلمان کافروں کے ساتھ گتھم گتھا لڑ رہے ہوں اور یہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے۔

غافلات:

مومن غافل عورتوں پر بہتان لگانا

جز ب :

جادو اور ناجائز قتل کی مذمت کے بارے قرآن و حدیث سے دلائل:

قرآن سے دلائل:

رب تعالیٰ نے قرآن پاک میں کئی مقامات پر
قتل کی مذمت بیان فرمائی۔ ایک آیت میں یہاں تک فرمایا
غضب اللہ علیہم ولعنھم
اسکے علاوہ بھی قتل کی مذمت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے قتل کو
انسانیت کا قتل قرار دے کر فرمایا ولکم فی القصاص حیاۃ
بہر حال شدید ترین اور ناپسندیدہ فعل ہے۔

احادیث سے دلائل:

قتل کے بارے بہت سی احادیث ہیں ایک حدیث
میں نبی پاک نے یہاں تک فرمایا کہ قیامت کے دن مقتول قاتل کے
بالوں سے کھینچ کر اسے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں لے جائے گا اور کہے
گا اس سے پوچھ اس نے مجھے قتل کیوں کیا۔
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں کبیرہ گناہ شمار فرمائے وہاں
قتل کو دوسرے یا تیسرے نمبر پر فہرست میں رکھا
بہر حال شدید ترین اور ناپسندیدہ فعل ہے بعض علماء نے یہاں
تک لکھا کہ قاتل ہمیشہ دوزخ میں رہے گا گو جمہور کا یہ
مذہب نہیں۔

سوال نمبر 2

جز ا: ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نہیں جمع کریگا میری امت کو یا
فرمایا امت محمد کو گمراہی پر اور اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے
جماعت پر جو جماعت سے الگ ہو گیا وہ دوزخ میں چلا گیا۔

جز ۲

ہم اہل سنت و جماعت ہیں:

اور اہل السنۃ والجماعۃ بھی۔

سوال نمبر ۳

جز ۱ ترجمہ حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کو طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور علم کو نا اہل کے پاس رکھنے والا ایسے ہے جیسے وہ خنزیروں کو سونے موتیوں اور جواہرات کے ہار پہنانے والے کی طرح ہے۔

غیر اہلہ سے مراد:

اس سے پانچ قسم کے لوگ مراد ہو سکتے ہیں

1 وہ جس میں سمجھنے کی صلاحیت نہ ہو
2 علم کو اہمیت نہ دے
3 علم کو کم لالچ کی بھینٹ چڑھائے
4 علم کو دنیاوی مقصد کے لیے حاصل کرے
5 علمی تحقیقات پر غور و خوض سے عاری اور فارغ ہو۔ (اسکے اندر)

سوال نمبر ۴

جز ۱ ترجمہ حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کے پتے کی طرح ہے جسے ہوا ہمیشہ (دائیں) جھکائے رکھتی ہیں مومن بھی ہمیشہ مصائب و مشکلات میں رہتا ہے۔ اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو ہلتا نہیں ایک ہی بار کاٹ دیا جاتا ہے۔

صنوبر

مومن کی مثال:

کھیتی کا وہ پہلا پتہ جو دانے کو چیر کر نکلتا ہے
ہوائیں اسے ہمیشہ گھماتی پھراتی رہتی ہیں
وہ ایک ہی حالت میں برقرار نہیں رہتا مومن بھی اسی طرح مصائب
ومشکلات کا شکار رہتا ہے

منافق کی مثال:

صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو ہلتا نہیں ایک
ہی بار کاٹ دیا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ منافق کو مشکلات
مصیبتیں اتنی آتی نہیں ہیں کہ جتنی مومن کے
جذبہ

ارکان اسلام:

پانچ ہیں۔
1 کلمہ شہادت 2 نماز 3 روزہ 4 حج 5 زکوۃ
ان میں اگر کمی کوتاہی ہو تو ایمان کامل نہیں ہوگا۔

منافق کی نشانیاں:

یہ ہیں:
عہد شکنی کرتا ہے — جھگڑے کے وقت گالیاں دیتا ہے۔
جھوٹ بولتا ہے — وعدہ خلافی کرتا ہے۔ وغیرہ

اُصول حدیث: ضمنی 2018

سوالنمبر 2

جز 1 حدیث کا لغوی معنی:
نیا۔ بات۔

اصطلاحی معنی:
ھو قول الرسول و فعلہ و تقریرہ۔
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل، تقاریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔

حدیث اور اثر میں فرق:

بعض نے ان کے درمیان فرق کیا ہے۔ کہ

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، اور تقاریر پر بولی جاتی ہے

جبکہ اثر احادیث رسول اور صحابہ کرام کے اقوال کو بھی کہتے ہیں۔

امام طحاوی کی کتاب کا نام ہے شرح معانی الآثار اس میں صحابہ کرام

کے اقوال بھی موجود ہیں۔

جزیہ تدلیس کا لغوی معنی:

سامان کا عیب چھپانا

اصطلاحی معنی:

اخفاء عیب فی الاسناد و تحسین لظاہرہ

سند کے اندر عیب کو مخفی رکھنا اور ظاہر سند کو خوبصورت بنا دینا

حکم:

بعض محدثین کے نزدیک تدلیس ایک قسم کی جرح ہے اور جس شخص

کے بارے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ تدلیس کرتا ہے تو اسکی روایت قبول نہیں کی

جائے گی۔ اور بعض کے نزدیک اسکی روایت مقبول ہے۔

جمہور محدثین اس طرف گئے ہیں کہ اسکی روایت کو قبول کیا جائے گا مگر

جب تک وہ اپنے سماع کی تصریح نہ کرے

مثلاً سمعت ۔۔۔ حدثنا کے الفاظ جب تک نہ کہے

اخبرنا

جزیہ

احکام میں جو احادیث حجت ہیں:

حدیث صحیح اور حسن دونوں احکام میں حجت ہیں

دوسرے الفاظ میں وہ حدیث جس میں ضعف نہ ہو احکام

میں حجت ہے۔

پرچہ   سالانہ 2017   حدیث و اصول حدیث

سوال نمبر 1

جز 1:

ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے فرمایا کہ تو اللہ کے لیے شریک ثابت کرے جبکہ اس نے تجھے پیدا کیا عرض کی پھر کونسا ہے فرمایا قتل کرنا تیرا اپنے بچے کو اس خوف سے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے عرض کی پھر کونسا فرمایا زنا کرنا تیرا اپنے پڑوسی کی بیوی سے تو اللہ تعالیٰ نے اس حدیث پاک کی تصدیق کے لیے یہ آیت اتاری۔

ترجمہ: اور وہ لوگ جو نہیں پکارتے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے خدا کو اور نہیں قتل کرتے اس جان کو جسکے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا مگر حق کے ساتھ اور زنا نہیں کرتے۔

گناہ کبیرہ کی تعریف:

اسکی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں

1. عظیم برائی کو گناہ کبیرہ کہتے ہیں
2. وہ گناہ جسپر قرآن پاک میں یا احادیث میں کوئی وعید آئی ہو۔
3. ہر وہ گناہ جس پر اصرار ہو کبیرہ ہے اور جس پر اصرار نہ ہو صغیرہ ہے۔

جز 2

خط کشیدہ الفاظ کی تشریح:

تشریح

الفاظ	
نداً	اس ہم مثل کو کہتے ہیں جو مقابل ہو اور درجے میں برابری کا دعویٰ کرے۔
حلیلۃ	بیوی کو کہتے ہیں یہ حل سے ہے چونکہ خاوند کے لیے اس سے نفع وغیرہ اٹھانا اس لیے اسے حلیلۃ کہا گیا۔
متفق علیہ	یہ خبر ہے مبتدا محذوف ہے اصل عبارت ہے هذا الحديث متفق عليه۔ اس حدیث کو کہتے ہیں جس پر بخاری و مسلم دونوں نے ایک صحابی سے روایت کرنے پر اتفاق کیا ہو۔

احمد رب

سوال نمبر 2

جز الف: ترجمہ حدیث:

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن عذری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھائیں گے اس علم کو ہر بعد میں آنے والوں میں سے عادل اور منصف دور کریں گے اس سے زیادتی کرنے والوں کی تبدیلیاں اور باطل پرستوں کے دعوے۔

خلف کے اعراب میں احتمال:

دو احتمال ہیں

1	عدولہ فاعل بنے اور من کل خلف اس کا بیان ہو
2	من کل خلف میں من تبعیضیہ ہو یہی فاعل بنے اور عدولہ اس سے بدل بنے

ہر احتمال کے مطابق معنی:

Scanned with CamScanner

معانی	احتمال
اس علم کو اٹھائیں گے عادل جو بعد میں آنے والے ہیں:	پہلی صورت کے مطابق
اس علم کو اٹھائیں گے ہر بعد میں آنے والوں میں سے بعض عادل.	دوسری صورت کے مطابق

جز 2
خط کشید عبارت:

ترکیب	لفظ
یہ حال بن رہا ہے	ینفون عنہ

تعریف	معرف
کسی کی مملوکہ چیز پر اشارہ یا قول کے ذریعے اپنی ملکیت کا جھوٹا دعویٰ کرنا	انتحال المبطلین

سوال نمبر 3

جز 1 ترجمہ حدیث:

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے ایک جنازہ پڑھا آپ نے سورہ فاتحہ پڑھی پھر فرمایا میں نے اس لیے پڑھی تاکہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے.

جنازہ کے معانی:

اس چارپائی کو کہتے ہیں جس پر میت کو لٹایا جاتا ہے	جیم کے کسرہ کے ساتھ
میت کو کہیں گے جو چارپائی پر ہے.	جیم کی زبر کے ساتھ
بعض نے الٹا الدھ... بیان کیا	نوٹ

جز ۲

نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کی قرأت کے بارے میں اختلاف:

علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی کہ نماز جنازہ میں قرأت جائز نہیں کیونکہ قرأت نماز کا خاصہ ہے۔

بعض حنفیوں نے کہا نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا جائز ہے

دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھی بطور دعا۔ قرأت مقصد نہ تھی۔

سوال نمبر ۷

جز ا ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے پاس وصیت کے لائق کوئی چیز ہو تو اسے مناسب نہیں کہ وہ دو راتیں اس حال میں گزارے کہ اسکی وصیت اسکے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

لیلتین کی قید:

یہ قید تاکید کے لیے ہے تحدید کے لیے نہیں۔

دلیل:

(جب سے حدیث سنی)

عبداللہ بن عمر جو راوی ہیں انہوں نے فرمایا میں نے اس وقت سے وصیت لکھ کر رکھ دی تھی جس سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مدت کم از کم ہے۔

جز ۲ وصیت کے حکم میں اختلاف:

1. وصیت عند الجمہور مستحب ہے۔
2. اصحاب ظواہر کی ایک جماعت کے نزدیک واجب ہے۔
3. علماء کی ایک جماعت کے نزدیک اگر کسی پر قرض ہے یا اس کے پاس کسی کی امانت ہے۔ تو اسکو لکھ دینا۔ اس پر وصیت کرنا اور گواہ بنانا ضروری ہے۔

2017

اُصول حدیث:

سوالنمبر ۲

جز ۲

اصح الاسانید کے بارے میں اقوال

نمبر شمار	اقوال
1	زین العابدین عن ابیہ (الامام الحسین) عن جدہ (علی المرتضیٰ)
2	مالک عن نافع عن ابن عمر
3	الزھری عن سالم عن عبداللہ بن عمر

جز ۳

بخاری، مسلم میں سے اصح:

جمہور کے نزدیک اصح

بخاری ہے۔

نمبر شمار	دلیل
1	بخاری کے شرائط بہ نسبت مسلم کے زیادہ سخت ہیں
2	بخاری کے جن راویوں پر کلام کی گئی وہ مسلم کے متکلم فیہ رواۃ کے مقابلے میں آدھے ہیں
3	بخاری کی جن احادیث پر اعتراضات کیے گئے وہ مسلم کی (اعتراض زدہ) احادیث کے مقابلے میں آدھی ہیں
4	بخاری فن حدیث میں مسلم سے آگے تھا دارقطنی نے کہا لولا البخاری لما راح مسلم ولا جاء
5	مسلم بخاری کا شاگرد تھا مسلم بخاری کے پاس گیا بخاری سے مسلم نے کہا دعنی اقبل رجلیک

پرچہ سالانہ 2016 حدیث و اُصول حدیث

سوال نمبر 1

جز 1

خط کشیدہ لفظ:

قلما

لفظ	تحقیق
1 قلما	ما مصدریہ ہے
2	ما کو کافہ بھی بنا سکتے ہیں جو بمعنی نفی ہوگا اس پر دلیل استثناء ہے جو آئندہ عبارت میں موجود ہے۔

جز 2 ترجمہ عبارت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو یہ ضرور فرمایا اس شخص کا ایمان نہیں جو امانت دار نہیں اس شخص کا دین نہیں جس نے وعدہ پورا نہ کیا۔

جز 3

حدیث میں ایمان و دین کی نفی:

حدیث میں جو ایمان و دین کی نفی کی گئی ہے اس سے تین قسم کی نفی مراد ہو سکتی ہے

نمبر شمار	صورت
1	حدیث میں موجود ایمان و دین کی نفی سے مراد حقیقت کی نفی نہیں بلکہ کمال کی نفی ہے۔
2	اس سے مراد ایسا شخص ہے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر نہیں
3	اس سے زجر و توبیخ مقصود ہے۔

دلائل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کلمہ طیبہ پڑھا وہ جنت میں جائے گا۔ لہذا جس نے امانت میں خیانت کی یہ گناہ شمار ہوگا اور جس نے وعدہ پورا نہ کیا وہ بھی گنہگار ہوگا۔ ہاں اس کا مرتکب کافر نہیں ہے۔

سوال نمبر 2

جز 1

ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد صرف دو آدمیوں پر جائز ہو سکتا ہے ایک وہ جسے رب تعالی نے دولت دی ہے وہ اسے راہ حق میں خرچ کرے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالی نے علم دیا اور وہ اس علم کے ذریعے لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور انہیں علم سکھاتا ہے۔

جز 2

حسد اور غبطہ کی تعریف:

معرف	تعریف
حسد	کسی کے پاس موجود نعمت کے حصول کی تمنا کرنا کہ اس سے زائل ہو حسد کہلاتا ہے
غبطہ	ایک آدمی کے پاس کوئی چیز ہے تو دوسرا آدمی اللہ تعالی سے اس کی مثل چیز کے بارے دعا کرے کہ یہ میرے پاس بھی اللہ کی طرف سے آجائے۔

حکم:

حسد حرام ہے اور غبطہ جائز ہے۔

جز ۳

رجل پر اعراب مع وجوہ:

رجل پر دو طرح کا اعراب پڑھ سکتے ہیں:

اعراب	وجوہات
مجرور پڑھیں	اس صورت میں یہ ماقبل (اثنین) سے بدل ہوگا۔
مرفوع پڑھیں	اس صورت میں یہ مبتدا محذوف (احدھما) کی خبر بنے گا۔

سوال نمبر ۵

جز ۱ ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم انکی زیارت کر سکتے ہو کیونکہ اس سے دنیا سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور آخرت کی یاد آتی ہے۔

تشریح:

پہلے زمانہ میں لوگ قبروں کی عبادت کرتے تھے اور خرافی طور پر اہل قبور سے امیدیں وابستہ کرتے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قباحتوں سے بچنے کے لیے ابتداء زیارت قبور سے منع فرمایا پھر جب لوگ رفتہ رفتہ ان سے نفرت کرنے لگے اور انکے دلوں میں زیارت قبور پر ہونے والی بے حیائی سے نفرت ہو گئی تو پھر نبی پاک نے انہیں حکم دیا کہ اب تم زیارت کر سکتے ہو ساتھ اسکے فوائد بھی بیان کر دیے کہ اس سے دنیا سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور آخرت کی یاد آتی ہے اور قرآن خوانی کر کے اپنے بزرگوں کو ایصال ثواب کیا جا سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

جز ۲

عورتوں کا قبرستان میں جانا:

علماء کرام کے نزدیک
قبروں پر جانے کی رخصت صرف مردوں کے ساتھ خاص ہے عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ متوقع اور ممکنہ فتنہ کے پیش نظر عورتیں قبروں کی زیارت نہیں کر سکتیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبور کرنے والی عورتوں پر لعنت کی۔ بعض علماء کرام کہتے ہیں عورتیں بھی مردوں کی طرح قبروں کی زیارتیں کر سکتی ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ والی روایت زیارت قبور کی رخصت سے قبل کی ہے۔
فی زمانہ اگر عورتیں زیارت قبور سے اجتناب کریں تو بہتر ہے ہاں بوڑھی عورتیں پردے کی حالت میں جائیں تو کوئی حرج نہیں مگر بہتر یہی ہے کہ وہ اجتناب کریں۔

سوال نمبر ۴

جز ۱

ترجمہ حدیث:

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت اور کتے کے ثمن سے منع فرمایا۔ اور آپ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور بال گودنے والی اور گدوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی۔

خط کشیدہ الفاظ کی تشریح:

الفاظ	تشریح
واشمۃ	واحد مؤنث اسم فاعل۔ اس عورت کو کہتے ہیں جو دوسرے کے جسم پر سوئی کے ساتھ سرمہ یا نیل بھر کر بناؤ سنگار کرے
مستوشمۃ	واحد مؤنث اسم مفعول۔ بناؤ سنگار کروانے والی عورت کو کہتے ہیں۔
مصور	تصویر سازی کرنے والے کو مصور کہتے ہیں

Scanned with CamScanner

جز ۲

معرف	تعریفات
بیع مزابنہ	کھجور کے درخت پر لگے ہوئے پھل کو سو فرق (پیمانہ) کے بدلے بیچنا۔
بیع مخابرہ	تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کھیتی کو کرایہ پر دینا
بیع محاقلہ	گندم کی پیداوار کو سو فرق (صاف کی ہوئی) کے بدلے فروخت کرنا
بیع عرایا	کھجور کے باغ میں فقیر کو چند کھجوریں کھانے کے لیے دے پھر فقیر کے باغ میں بار بار آنے کو ناپسند کرتے ہوئے اسے خشک کھجوریں دے در اصل یہ ہبہ کی ایک قسم ہے۔

اُصول حدیث سالانہ 2016

سوال نمبر 3

تعریفات

مصطلح: متصل

ما اتصل سندہ مرفوعا کان او موقوفا

جس کی سند متصل ہو یعنی کوئی راوی گرا ہوا نہ ہو۔

وجہ تسمیہ: کیونکہ اس میں کوئی راوی گرا ہوا نہیں ہوتا اس وجہ سے متصل کہتے ہیں۔

منقطع: ما لم یتصل سندہ

وہ حدیث جس کی سند متصل نہ ہو

وجہ تسمیہ: کیونکہ اس میں راویوں کا اسقاط ہوتا ہے اس وجہ سے منقطع کہتے ہیں۔

معلق: ما حذف من مبدأ اسنادہ راو فاکثر علی التوالی

وہ حدیث جس کی سند کے شروع میں ایک یا زیادہ راوی گرے ہوئے ہوں۔

وجہ تسمیہ: چونکہ یہ نیچے کی بجائے اوپر سے ملی ہوئی ہوتی ہے تو سند کے نچلے حصے سے نہ ملنے کی وجہ سے گویا لٹکی ہوئی ہے اس لیے معلق کہتے ہیں۔

جزء

تعریفات

مصطلح: مضطرب

ما روی علی اوجہ مختلفۃ متساویۃ فی القوۃ

وہ حدیث جس کو مختلف سندوں سے روایت کیا گیا ہو لیکن وہ سندیں قوت میں برابر ہوں

متابع: ما یشارک فیہ رواتہ رواۃ الحدیث الفرد

وہ حدیث جس کے راوی منفرد حدیث کے راویوں کے ساتھ اسکی روایت میں شریک ہو جائیں

جز ۳

متفق علیہ: الحدیث اتفق علیہ الشیخان من صحابی واحد

اس حدیث کو کہتے ہیں جسے بخاری و مسلم دونوں نے ایک صحابی سے روایت کرنے پر اتفاق کیا ہو۔

متفق علیہ احادیث کی تعداد:

متفق علیہ احادیث کی تعداد یہ ہے۔

عربی میں متفق علیہ احادیث کی تعداد	ثلاث مائۃ و ستۃ و عشرون الفان
لفظوں میں	دو ہزار تین سو چھبیس
ہندسوں میں	2326

پرچہ ضمنی 2016 حدیث و اصول حدیث

سوال نمبر 1

جز لا: ترجمہ حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی کچھ اور ستر شاخیں ہیں ان سب میں سے افضل ترین لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور ان تمام میں سے کمتر تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے اور حیاء ایمان کی بہت بڑی شاخ ہے۔

جز ب

خط کشیدہ الفاظ کی تشریح:

الفاظ	تشریح
بضع	تین سے لے کر دس تک کے اعداد پر بولا جاتا ہے اور اسکا معنی ٹکڑا۔
شعبة	شاخ کو کہتے ہیں یہاں مراد جصہ عمل ہے۔
ادنیٰ	یہ باب سمع سے ہے اسم تفضیل ہے اسکا معنی ہے گھٹیا ہونا کمتر ہونا
اماطة	یہ باب افعال کا مصدر ہے اسکا معنی ہے ہٹانا، دور کرنا

جز ج

حیاء کی تعریف:

معرف	تعریف
حیاء	انقباض النفس من شئ و ترکہ حذراً عن اللوم فیہ نفس کا کسی کام کو چھوڑ دینا اسکے کرنے میں ملامت سے بچتے ہوئے۔

حیاء کو علیحدہ ذکر کرنے کی وجہ:

حیاء کو علیحدہ ذکر کرنے کی وجوہات

مندرجہ ذیل ہیں۔

1	حیاء کو الگ ذکر کر کے اسکی عظمت کی طرف اشارہ کیا
2	شعبۃ پر تنوین تعظیم کی ہے۔ جسکا مطلب ہے کہ حیاء کا ایمانی کاموں میں بہت بڑا درجہ ہے۔

سوال نمبر 3

جز ا ترجمہ عبارت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں قتل کی جاتی کوئی جان ناحق مگر حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے پر اس کے خون کا حصہ ہوتا ہے اس لیے کہ وہ پہلا ہے جس نے قتل کی بنیاد رکھی۔

خط کشیدہ لفظ کی ترکیب

لفظ	ترکیب
الاول	مجرور ہے ابن کی صفت ہے یا اس سے بدل

قاتل کا نام	مقتول کا نام
قاتل قابیل تھا	مقتول ہابیل تھا

قتل کرنے کی وجہ:

حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں حضرت حواء کا ہر بطن علیحدہ شمار ہوتا اور وہ اجنبی ہوتا۔ قابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی بچی کا نکاح ہابیل سے ہوا۔ اور ہابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی بچی کا نکاح قابیل سے ہوا۔ جس پر اسے غصہ آیا اور اس نے قتل کر دیا اسے

ابن آدم کو قتل کا گناہ:

ابن آدم کو قتل کا گناہ اجراء قتل کا ہوگا ارتکاب قتل کا گناہ قاتل کو ہوگا۔

سوال نمبر 3

جز 1 ترجمہ حدیث:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا
ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے تھے اور آپ نے ہمیں
نصیحت فرمائی اور ہمارے دلوں کو نرم کیا حضرت سعد بن ابی
وقاص رونے لگے بہت روئے فرمایا کاش کہ میں مر جاتا نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد میرے سامنے موت کی خواہش کر رہے
ہو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ دہرایا اور پھر فرمایا اے سعد
اگر تجھے جنت کے لیے پیدا کیا گیا ہے تو جتنی عمر تیری لمبی ہوگی اور
عمل اچھے ہوں گے وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

جز ب

خط کشیدہ عبارت کی تشریح:

اعندی تتمنی الموت:

اس عبارت کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں:

1. اے سعد میں نے تمہیں کئی بار موت کی خواہش کرنے سے روکا پھر بھی میرے سامنے موت کی تمنا کر رہے ہو۔
2. میرے ہوتے ہوئے میری زیارت اور میرے برکات سے محروم ہونا چاہتے ہو۔ موت کی آرزو کر کے

سوال نمبر 4

جز 1

ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ رجوع کرے کوئی اپنے
ہبہ میں مگر والدین اپنی اولاد کے ہبہ میں۔

حنفی مذہب

ہمارے نزدیک ہبہ کی ہوئی چیز میں رجوع
نہیں کر سکتے۔
بیٹا۔ میاں بیوی، رشتہ دار، اجنبی کو ہبہ کی ہوئی چیز میں رجوع
کر سکتا ہے۔

دلیل:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ہبہ میں رجوع کرتا ہے اس
کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو اپنی کی ہوئی قے کو چاٹے
اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہمارے لئے ایسی گندی مثال اچھی نہیں

امام شافعی کے نزدیک:

امام شافعی کے نزدیک واہب
ہبہ کی ہوئی شئ میں رجوع کر سکتا ہے۔

دلیل:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والی حدیث انکی دلیل ہے۔

ہماری طرف سے امام شافعی کو جواب:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
نے لا یرجع سے نہی نہیں فرمائی اور نہ ہی نفی کی ہے بلکہ ایک اچھا
اور بہتر طریقہ بتایا ہے کہ ہبہ کی ہوئی چیز میں رجوع کرنا اچھا
نہیں۔

پرچہ ضمنی 2016 اُصولِ حدیث

سوال نمبر 3

جز 1

معرف	تعریف
حدیث	ھو قول الرسول و فعلہ و تقریرہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول، فعل، تقریر کو حدیث کہتے ہیں

صحابی یا تابعی کے قول، فعل یا تقریر کو حدیث کہنا:

بعض محدثین کے نزدیک صحابی کے قول، فعل، یا تقریر کو حدیث نہیں کہا جاتا۔

اقسام:

دو قسمیں ہیں

1 موقوف 2 مقطوع

معرف	تعریفات
موقوف	ما اُضیف الی الصحابی وہ حدیث جسکی صحابی کی طرف نسبت کی جائے۔
مقطوع	ما اُضیف الی التابعی۔ وہ حدیث جس کی تابعی کی طرف نسبت کی جائے۔

جز 2

سند کی تعریف:

معرف	تعریف
سند	ھو رجالہ الذین رووہ
ترجمہ	وہ افراد جنھوں نے حدیث کو روایت کیا

منقطع کی تعریف:

معرف	تعریف
منقطع	مالم یتصل سندہ وہ حدیث جسکی سند ملی ہوئی نہ ہو

جز ۳

وجوہ طعن:

وجوہ طعن پانچ ہیں

نمبر شمار	وجوہ طعن
1	فرط غفلت
2	غلطی بہت کرنا
3	ثقات کی مخالفت کرنا
4	وہم کرنا
5	حافظ کمزور ہونا

پرچہ سالانہ 2017 حدیث و اصول حدیث

سوال نمبر 2

جز ا ترجمہ حدیث:

~~حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ~~ ابن عباس

سے روایت ہے فرمایا میں نے حضرت ~~ابن عباس~~ رضی اللہ عنہما کے پیچھے

جنازہ پڑھا آپ نے سورۃ فاتحہ پڑھی پھر فرمایا میں نے اس لیے

پڑھی تاکہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے۔

جز ب:

غائبانہ نماز جنازہ۔

غائبانہ نماز جنازہ کے بارے اختلاف ہے۔

ہمارے نزدیک:

امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک

غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں۔

دلیل

1	مختلف علاقوں میں کئی صحابہ کرام بے دردی سے شہید کیے گئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کا جنازہ نہیں پڑھایا
2	ہمارے نزدیک نماز جنازہ میں میت کا حاضر ہونا ضروری ہے۔
3	ایک موقع کے علاوہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے غائبانہ نماز جنازہ ثابت نہیں۔

امام شافعی اور [illegible]

امام شافعی [illegible] اور محمد مقلدین

کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے۔

دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا

تھا جو غائبانہ تھا۔

ہماری طرف سے غیر مقلدین کو جواب:

ابن حبان وغیرہ میں
تصریح ہے کہ جبریل امین نے نجاشی کی میت نبی پاک صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے رکھ دی تھی۔ لہٰذا وہ غائبانہ تھا ہی نہیں

جز ج:

مرد اور عورت کا سنت کفن

مرد کا کفن سنت	عورت کا کفن سنت
دو چادریں	تین کپڑے
اور ایک قمیص ہے	مرد والے ایک پستان بند اور ایک دوپٹہ

سوال نمبر 2

جز الف:

ترجمہ حدیث:

جبریل نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام کے بارے بتائیے فرمایا اسلام یہ ہے کہ اللہ کے وحدہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی گواہی دے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اگر اسکی طرف جانے کی طاقت رکھتا ہے کہا تم نے سچ فرمایا۔

حدیث کے آخر میں بیان ہونے والی علامات قیامت:

حدیث کے آخر میں جو قیامت کی علامتیں بیان کی گئی ہیں وہ یہ ہیں

نمبر شمار	علامات قیامت
1	باندی اپنی مالکہ کو جنے گی
2	ننگے پاؤں والے ننگے جسم والے بکریوں کے چرواہے دولت مند بن کر بڑے بڑے محلات میں فخر کریں گے۔
3	خلاصہ یہ ہے کہ دولت عام ہو جائے گی اور بے فرمانی عام ہو جائے گی فقیر دولت مند بن جائیں گے۔

سوال نمبر 3

جز 2

خط کشیدہ عبارت کی ترکیب نحوی

ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعًا ینتزعہ من العباد

اسم جلالت ان کا اسم۔ لا یقبض فعل ھو ضمیر اس میں پوشیدہ اسکا فاعل العلم مفعول بہ انتزاعًا تمیز آگے والا جملہ انتزاعًا کی صفت۔

ینتزعہ فعل ھو فاعل (ہ) ضمیر مفعول من العباد متعلق

سوال نمبر 4

معرف	تعریفات
تلقی جلب	دیہات سے سبزیاں وغیرہ لے کر شہر کی طرف بیچنے کے لیے جائے منڈی تک پہنچنے سے پہلے اس سے خرید لینا۔
منابذہ	سامان پڑا ہے کنکری پھینکی جائے گی جس چیز پر جا گرے گی وہ پھینکنے والے کی ہو جائے گی۔
ملامسۃ	سامان پڑا ہے جسکو ہاتھ لگائے گا وہ چیز اسکی بن جائے گی۔

معرف	تعریفات
بیع المصراۃ	دودھ دینے والے جانور کا دودھ روک لینا تاکہ خریدنے والا دھوکہ کھائے کہ یہ دودھ بہت دیتا ہے۔
مساومۃ	کوئی چیز خریدی یہ طے ہوا کہ بعد (قیمت) معلوم کرلیگا اگر مناسب لگا تو خرید لے گا۔
بیع نجش	بڑھا چڑھا کر زیادہ بولی لگائے دوسروں دھوکہ دینے کیلئے خریدنا مقصود نہ ہو

Scanned with CamScanner

پرچہ سالانہ 2015 اُصولِ حدیث

سوال نمبر 2

امام ترمذی کے ھذا حدیث حسن صحیح یا حدیث حسن غریب صحیح سے مراد:

1 ان تمام صورتوں میں یا تو درمیان سے حرف عطف مقدر ہے اور مطلب ہے کہ یہ حدیث بعض سندوں میں حسن بعض میں غریب اور بعض میں صحیح ہے۔

2 درمیان میں "او" محذوف ہے اور محدث تردد ظاہر کر رہا ہے کہ مجھے یقین نہیں کہ حسن ہے یا غریب ہے یا صحیح

سوال نمبر 4

تعدد رواۃ کے اعتبار سے حدیث کی اقسام:

تعدد رواۃ کے

اعتبار سے حدیث کی چار قسمیں ہیں

1 غریب 2 عزیز 3 مشہور 4 متواتر

معرف — تعریفات

غریب: الذی کان لراویہ واحداً فی جمیع الطبقات أو بعضہا

ترجمہ: وہ حدیث جسکا راوی تمام طبقات میں یا بعض میں ایک ہو۔

عزیز: الذی کان لراویہ اثنین فی جمیع الطبقات أو بعضہا

〃 وہ حدیث جسکے راوی تمام طبقات میں یا بعض میں دو ہوں

مشہور: الذی کان لراویہ اکثر من اثنین

وہ حدیث جسکے راوی دو سے زائد ہوں

متواتر: ما رواہ عدد کثیر تحیل العادۃ تواطوئھم علی الکذب

وہ حدیث جسے بہت بڑی جماعت نے روایت کیا ہو اور ان سب کا جھوٹ پر اتفاق از روئے عادت محال ہو۔

سوال نمبر ۲

معرف	تعریفات
مرسل	ما سقط من آخر اسنادہ راوٍ بعد التابعی وہ حدیث جسکی سند کے اخیر سے تابعی کے بعد والا راوی گرا ہوا ہو۔
معنعن	الذی رُوی [illegible] بلفظ عن عن وہ حدیث جو عن عن کے الفاظ سے روایت کی جائے
شاذ	ما رُوی مخالفاً لما رواہ الثقات جس کی روایت میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ کی مخالفت کرے

معرف	تعریفات
فرد نسبی	ھو الغریب الذی یکون راویہ منفرداً فی موضع واحد وہ غریب حدیث جسکا راوی [illegible] ایک جگہ میں منفرد ہو
مقطوع	ما اُضیف الی التابعی وہ حدیث جسکی تابعی کی طرف نسبت کی جائے۔

پرچہ ضمنی 2015 حدیث و اصول حدیث

سوال نمبر 1

جز 1

ترجمہ عبارت:

جبریل نے کہا مجھے قیامت کے علم کے بارے خبر دیجئے۔
فرمایا جس سے قیامت کے بارے پوچھ رہے ہو وہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔ عرض کیا کہ قیامت کی کچھ نشانیاں بتائیے۔ فرمایا لونڈی اپنی مالک کو جنے گی۔ ننگے پاؤں والے ننگے بدن والے فقیروں اور بکریوں کے چرواہوں کو محلوں میں فخر کرتے دیکھو گے۔

تشریح:

مالمسئول عنها باعلم من السائل:

اس سے علم غیب کی نفی نہیں ہوتی بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ تم اور میں قیامت کے علم کے بارے اتنا ضرور جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو ظاہر کرنے اور پھیلانے کا حکم نہیں دیا۔ لہٰذا تم اس بارے سوال ہی نہ کرو۔

سوال نمبر 2

ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے نکالا ہمارے دین میں اس مسئلہ کو جو دین سے نہ تھا تو وہ مسئلہ مردود ہے یا مسئلہ نکالنے والا مردود ہے۔

مطلب:

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو دین میں بدعت گھڑے جسکی دین میں کوئی اصل، ثبوت نہ ہو تو مسئلہ اور بدعتی دونوں کو رد کر دو۔

سوال نمبر 3

ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علم کو چھین کر نہیں اٹھائے گا کہ بندوں سے علم کو چھین لے۔ بلکہ علماء کی وفات سے علم اٹھائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے۔ اور ان سے مسائل پوچھے جائیں گے۔ وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے۔ گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے۔

تشریح:

اللہ تعالیٰ علم اٹھائے گا لیکن یہ صورت اختیار نہیں کرے گا کہ لوگوں کے سینوں سے نکال لے بلکہ علماء حق علماء ربانیین کو موت دے دیگا جب یہ روئے زمین سے اٹھ جائیں گے تو پھر کوڑوں کی بادشاہی ہوگی وہی غلط فتوے دیکر قیامت برپا کریں گے۔

سوال نمبر 4

جز الف:

ترجمہ حدیث:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب مسلمان بھائی کی عیادت کرنے کو واپس آنے تک جنت کے باغوں میں سیر کرتا رہتا ہے یعنی اسکا یہ عمل جنت کی سیر اور جنت میں داخلے کا سبب بنتا ہے۔

خط کشیدہ صیغے:

المسلم:

یہ صفت اقسام میں صحیح ہے۔

عاجز:

یہ بلحاظ اقسام میں اجوف ہے۔

لم یزل:

یہ بلحاظ اقسام میں اجوف ہے۔

جز ب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر

ایک زمانہ آئے گا نہیں پرواہ کرے گا آدمی

حلال ہے یا حرام۔

مطلب:

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مقصد صرف حصول دولت ہو گا

لہذا ہر کوئی اسی لگن میں مصروف ہو گا کہ دولت آئے چاہے

کہیں سے بھی آئے۔

خط کشیدہ کا اعراب:

زمان یأتی کا فاعل ہے ما اخذ لا یبالی

کا مفعول بہ

الفاظ	اعراب
زمان	فاعل
ما اخذ	مفعول

اُصول حدیث

سوال نمبر ۲

جز الف:

خبر و حدیث کے درمیان فرق:

بعض علماء نے فرق کیا ہے کہ

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، اور تقاریر سے منسوب

روایتوں کے ساتھ خاص ہے جبکہ خبر بادشاہوں کی تاریخ اور انکے

ماضی کے واقعات کے ساتھ۔ اسی وجہ سے حدیث کے ساتھ اشتغال رکھنے والے کو

محدث اور تاریخ کے ساتھ مشغول ہونے والے کو اخباری کہا جاتا ہے۔

جزء :

حدیث :

ھو قول الرسول و فعلہ و تقریرہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل، اور تقریر کو حدیث
کہتے ہیں :

متابع :

ھو الحدیث الذی یرویہ لراوٍ موافقاً لراوٍ آخر

وہ حدیث جسے ایک راوی نے دوسرے کے موافق روایت کیا ہو۔

شاھد :

ھو الحدیث الذی یرویہ صحابی موافقاً لصحابی آخر

وہ حدیث جسے ایک صحابی نے دوسرے کے موافق روایت کیا ہو۔

مثال :

حدیث کے آخر میں عموماً کہا جاتا ہے تابعہ فلان یعنی
اس راوی کی فلاں کے متابعت کی۔ اور عموماً کہا جاتا ہے
ولہ شاھد من حدیث خالد۔ تو اسکا مطلب ہے کہ حضرت خالد
رضی اللہ عنہ نے اس جیسی حدیث روایت کی۔